جوکر

اشعر نجمی

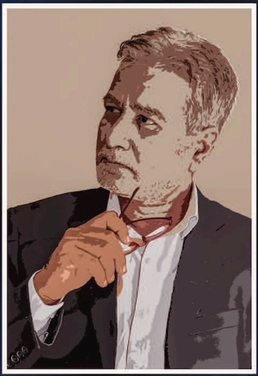

اشعر نجمی کا ناول 'جوکر' پڑھ کر مجھے یہ محسوس ہوا جیسے میں ایک تھیٹر میں بیٹھا تھا۔ اشعر نجمی نے اپنے کرداروں کو گویا قلم کے ذریعے visualise کر دیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ میں ہمیشہ سے یہ محسوس کرتا آیا ہوں کہ اشعر کی ہر تحریر میں طنز و مزاح کی ایک باریک دھار شامل ہوتی ہے۔ یہ دھار ہمارے نفس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی ہے اور ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا۔ یہ دھار نہ صرف ان کے گذشتہ دو شاہکار ناولوں میں بلکہ ان کے اداریے، ان کے مضامین اور ان کے تبصروں تک میں شامل ہے۔ 'جوکر' میں اس دھار کی چمک میں اور اضافہ ہوا ہے۔ بغیر حس مزاح کے ناول تو لکھا ہی نہیں جا سکتا۔ اشعر کی حس مزاح 'جوکر' کو گہرائی اور گیرائی عطا کرتی ہے۔ پورا ناول انسانوں کے پھوہڑپن کی ایک پیروڈی ہے جس میں کوئی ایک کردار نہیں بلکہ ہر کردار کے چہرے پر 'جوکر' کا مکھوٹا لگا ہوا ہے، اگرچہ ان مکھوٹوں کے رنگ الگ الگ ہیں۔ 'جوکر' ایک بے رحم کارنیوال ہے جس کا تماشہ دیکھ کر ہم نہ ہنس سکتے ہیں اور نہ رو سکتے ہیں۔ اشعر نجمی نے ہمیں یہ کیسی کیفیت میں مبتلا کر دیا ہے۔

- خالد جاوید

ESBAAT PUBLICATIONS
more than just books

esbaat quarterly
+91 8169002417
@Asharnajmi2
esbaat_editor
asharnajmi2020@gmail.com
www.asharnajmi.com

9789391037307
₹ 500/-

جوکر

ناول

اشعر نجمی

ESBAAT
PUBLICATIONS
more than just books

© Ashar Najmi

Joker (Novel)
Writer: Ashar Najmi
Esbaat Publications, Thane, India
1st Edition (India) : August 2022
Printer: pothi.com
ISBN: 978-93-91037-30-7

Rs. 500/-

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ مصنف یا ناشر کی پیشگی اجازت کے بغیر کسی بھی وضع یا جلد میں کلّی یا جزوی، منتخب یا مکرر اشاعت یا بہ صورت فوٹو کاپی، ریکارڈنگ، الیکٹرانک، میکینیکل یا ویب سائٹ پر اَپ لوڈنگ کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔ نیز اس کتاب پر کسی بھی قسم کے تنازعہ کو نمٹانے کا اختیار صرف ممبئی کی عدلیہ کو ہوگا۔

کتاب: جوکر (ناول)

مصنف: اشعر نجمی

اشاعت اول: اگست ۲۰۲۲

سرورق: رشید احمد (پرنٹ میڈیا، مئو)

خطاط: منور کاتب

سوشل میڈیا ایگزیکٹیو: رضوان الدین فاروقی

ESBAAT
PUBLICATIONS
more than just books

B-202, Universe Darshan, Pooja Nagar Road, Naya Nagar,
Mira Road (East), Dist. Thane - 401107, Maharashtra, India
Contact: +91 8169002417 Email: asharnajmi2020@gmail.com
www.asharnajmi.com

خورشید اکرم کے نام

ہم کو اچھا نہیں لگتا کوئی ہم نام ترا
کوئی تجھ سا ہو تو پھر نام بھی تجھ سا رکھے

[احمد فراز]

“We stopped checking for monsters under our bed, when we realized they were inside us."

The Joker

“Sometimes you have to play the role of a fool to fool the fool who thinks they are fooling you”.

The Joker

وہی باتیں

اشعر نجمی

اپنے گزشتہ دوناولوں کے قارئین کو تیسرا ناول سپرد کرتے ہوئے میں وہی باتیں دہرانا چاہتا ہوں جو کبھی میں نے سہ ماہی 'اثبات' کے ایک اداریہ میں کہی تھیں۔ لیکن اس سے قبل میں ایک اعتراف کرلوں کہ زمانی اعتبار سے یہ میرا پہلا ناولٹ یا ناول ہے جو برسوں پہلے انٹرنیٹ پر ریلیز ہوا تھا، پھر 'اثبات' کے ایک خاص شمارے میں شامل کرلیا گیا تھا، لیکن کتابی شکل میں اسے شائع کرنے کی وجہ ایک تو احباب کا پیہم اصرار تھا، دوسری وجہ یہ تھی کہ اردو والوں کا ایک بڑا طبقہ اب بھی برقی ذرائع ابلاغ سے دور ہے، تیسری اور خاص وجہ یہ ہے کہ کتابی صورت میں شائع میرے دونوں گزشتہ ناولوں کے غیر مانوس اسلوب سے بعض معصوم قارئین کو یہ شک گزرا کہ میں سیدھی لکیر نہیں کھینچ سکتا، حالاں کہ میں نے آغاز سیدھی لکیر کھینچنے ہی سے کیا تھا، جس کا ثبوت زیر نظر ناول/ ناولٹ ہے۔ ارسطوئی پلاٹ یعنی واقعات کی منطقی ترتیب (آغاز، وسط اور انجام) اور اس ترتیب میں ایک تعمیری ربط بھی ہے۔ گویا ارسطوئی نظریے کے مطابق زیر نظر ناول میں بیان کردہ واقعات میں علت و معلول (cause and effect) کا وہی رشتہ موجود ہے جسے عموماً اردو کے جدید فکشن

نگار بھی فطری اور جبلی سمجھتے ہیں۔ فاروقی صاحب نے اس پر اچھی خاصی بحث کی ہے، جس سے قطع نظر میں یہاں صرف آندرے مالرو کی بات دہرانا چاہوں گا کہ 'فن تسلیم وسپردگی کا نام نہیں ہے، فن ایک فتح ہے۔ کس کی؟ جذبات کی اور ان وسائل کی جو ان جذبات کے اظہار کے وسائل کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔'

میں نے کہا تھا، اکثر ہم کسی ناول نگار کے دوسرے یا تیسرے ناول کا موازنہ اس کے گزشتہ ناولوں سے کرتے ہیں گویا یہ کوئی ایسی کھٹالی ہو جس کا سانچہ بنا بنایا ہوا ہو جس میں ایک ناول نگار کے ہر ناول کو ڈال کر اس کی صحت پرکھی جاتی ہے۔ لیکن یہ رویہ درست نہیں ہے۔ میرے نزدیک ایک نیا ناول لکھتے وقت میرا پسندیدہ ناول نگار ویسا ہی نہتا ہوتا ہے جیسا وہ گذشتہ ناول لکھنے سے پہلے ہوا کرتا تھا۔ نیا ناول شروع کرتے ہوئے اسے یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ اس بار کھیل کے اصول کیا ہوں گے۔ اسے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پھر سے کھیلنے جا رہا ہے۔ ہمیشہ یہی بے نام خوف اسے متشکک بنا دیتا ہے، اسے مہم جو بنا دیتا ہے، وہ اس ادھیڑ بن کی گرفت کا شکار ہو جاتا ہے کہ پتہ نہیں اس بار اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے، کیا پانے والا ہے، اس بار وہ کیا کھونے والا ہے اور اس بار کون سی ایسی شے اس کے ہاتھ لگنی والی ہے جس کا اس سے پہلے اسے تجربہ نہیں تھا۔ یہ ساری چیزیں ناول کو ایک ایسی قوت سے سرفراز کرتی ہیں جن میں بہت ساری چیزوں کے آنے نہ آنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ناول اپنی رفتار سے، اپنی قوت سے آگے جاری رہتا ہے۔

اگر میرے کسی ایک پسندیدہ مصنف کے دو ناولوں میں مجھے کچھ تبدیلی محسوس ہوتی ہے تو سمجھ جاتا ہوں کہ وہ کھیل کے اصولوں کی تبدیلی کے سبب ہے۔ میں نے بہت سارے ایسے ناول پڑھے ہیں، جن میں ایک خاص اسلوب اختیار کیا جاتا ہے، جس میں سب کچھ طے شدہ ہوتا ہے، کوئی الجھن نہیں نظر نہیں آتی۔ کھیل کے اصول بھی مقرر ہیں۔ ایک ہی طرح سے ناول اپنا سفر کرتا ہے اور ایک ہی طرح سے منزل پر پہنچتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ اصول برسوں کی ریاضت کے بعد پیدا کیا گیا ہو، ممکن ہے کہ اس اسلوب کو وضع